بلوچستان صوبائی اسمبلی

مباحثات

(سہ شنبہ ۲ مئی و چہار شنبہ ۳ مئی ۱۹۷۲ء)

نمبر شمار	فہرست مضامین	صفحہ نمبر
۱	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔	۱، ۲
۲	حلف وفاداری ارکان اسمبلی۔	۳، ۶
۳	گورنر کا انتخاب۔	۷، ۹
۴	اسپیکر کا حلف وفاداری۔	۱۰
۵	اسپیکر کا انتخاب۔	۱۱
۶	اسپیکر کو تہنیت۔	۱۲، ۱۷
۷	تحریک التواء (امریکن مسافر کے قتل کی اشاعت پر پابندی)	۲۳، ۲۵
۸	رخصت کی درخواست۔	۲۵
۹	تحریک استحقاق (پریس کلب کے سنگ بنیاد کا غائب ہونا)	۲۵
۱۰	تحریک استحقاق (اسمبلی کی کمپاؤنڈ میں داخل ہونے والے گیٹ کا بند ہونا)	۲۷، ۲۹
۱۱	پوائنٹ آف آرڈر (غلط بیانی)	۲۹، ۳۲
۱۲	ڈپٹی اسپیکر کا انتخاب۔	۳۳
۱۳	ڈپٹی اسپیکر کا حلف وفاداری۔	۳۳
۱۴	ڈپٹی اسپیکر کو تہنیت۔	۳۳، ۳۹

بلوچستان صوبائی اسمبلی

پہلی بلوچستان صوبائی اسمبلی کا پہلا اجلاس

سہ شنبہ ۲ مئی ۱۹۷۲ء

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبرز (سابقہ ٹاؤن ہال) کوئٹہ

میں

زیر صدارت مسٹر عبدالصمد خان اچکزئی ۹ بجے صبح منعقد ہوا

۹ بجکر ایک منٹ پر سردار غوث بخش بزنجو، گورنر بلوچستان

تشریف فرما ہوئے!

تلاوتِ کلامِ پاک و ترجمہ

از جناب مولوی محمد شمس الدین (ممبر صوبائی اسمبلی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ
اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ
مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ۝ هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ
عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى
الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ
وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ
اَخْرَجَ شَطْــَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ
الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝

پارہ حٰمٓ ۲۶ - الفتح

بے شک اللہ تعالےٰ نے اپنے رسولؐ کو سچا خواب دکھلایا جو مطابق واقعہ کے ہے کہ تم لوگ مسجد حرام میں انشاء اللہ ضرور داخل ہو جاؤ گے - امن و امان کے ساتھ - کہ تم میں کوئی سر منڈاتا ہوگا - اور کوئی بال کتراتا ہوگا نہ ڈرتے ہوئے - پس جانا اللہ نے جو کچھ کہ نہ جانا تم نے - پھر اس پہ لگتے ہاتھ ایک فتح دیدی وہ اللہ ایسا ہے کہ اس نے اپنے رسول کو ہدایت ہدیٰ اور سچا دین دیکر دنیا میں بھیجا ہے تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کردے - اور اللہ کافی گواہ ہے - محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے صحبت یافتہ ہیں وہ کافروں کے مقابلے میں تیز ہیں اور آپس میں مہربان ہیں اے مخاطب! تو ان کو دیکھیگا کہ کبھی رکوع کر رہے ہیں، کبھی سجدہ کر رہے ہیں - اللہ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں لگے ہیں - ان کے آثار بوجہ تاثیر سجدہ کے ان کے چہروں پر نمایاں ہیں - یہ ان کے اوصاف توراۃ میں ہیں اور انجیل میں انکا وصف یہ کہ جیسے کھیتی اس نے اپنی سوئی نکالی پھر اس نے اس کو قوی کیا پھر وہ اور موٹی ہوئی پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہوگئی کہ کسانوں کو بھی معلوم ہونے لگے تاکہ ان سے کافروں کو جلائے - اللہ تعالےٰ نے ان صاحبوں سے جو کہ ایمان لائے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں - مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کر رکھا ہے!

چیئرمین :- (عبدالصمد خان اچکزئی) - میراحمد نواز خان صاحب (حلف اٹھانے کے لئے تشریف لے آئیں۔
(میراحمد نواز خان تشریف لائے اور انگریزی میں حلف اٹھایا)

چیئرمین :- آغا عبدالکریم خان احمد زئی صاحب!
(آغا عبدالکریم خان احمد زئی تشریف لائے اور اردو میں حلف اٹھایا)

چیئرمین :- سردار عطاء اللہ مینگل صاحب!
(سردار عطاء اللہ مینگل تشریف لائے اور انگریزی میں حلف اٹھایا)

چیئرمین :- سردار عبدالرحمان خان صاحب!
(سردار عبدالرحمان تشریف لائے اور اردو میں حلف اٹھایا۔

چیئرمین :- میر چاکر خان صاحب!
(میر چاکر خان تشریف لائے اور اردو میں حلف اٹھایا)

خیر بخش خان مری :- POINT OF ORDER SIR
ممبر گورنر کے ساتھ ساتھ لفظ بہ لفظ حلف پڑھ کر حلف اٹھائیں۔

چیئرمین :- مجھے یہ بتایا گیا تھا کہ اس دفعہ آئین میں یہ طریقہ رکھا گیا ہے کہ ممبر گورنر کے سامنے حلف اٹھائینگے یہ نہیں لکھا گیا ہے کہ گورنر حلف اٹھوائیں گے۔ اسلئے یہ طریقہ ٹھیک ہے۔
میر دوست محمد خان صاحب!
(میر دوست محمد خان تشریف لائے اور اردو میں حلف اٹھایا)

چیئرمین :- محترمہ فضیلہ عالیانی!
(فضیلہ عالیانی صاحبہ تشریف لائیں اور انگریزی میں حلف اٹھایا)

چیئرمین :- میر گل خان نصیر صاحب!

(میر گل خان نصیر تشریف لائے اور اُردو میں حلف اٹھایا)

چیئرمین :- سردار غوث بخش رئیسانی صاحب!

(سردار غوث بخش رئیسانی تشریف لائے اور اُردو میں حلف اٹھایا)

چیئرمین :- جام غلام قادر خان صاحب!

(جام غلام قادر خان تشریف لائے اور اُردو میں حلف اُٹھایا)

چیئرمین :- مولوی محمد حسن صاحب!

(مولوی محمد حسن تشریف لائے اور اردو میں حلف اُٹھایا)

چیئرمین :- سردار محمد خان باروزئی صاحب!

(سردار محمد خان باروزئی تشریف لائے اور اُردو میں حلف اٹھایا)

چیئرمین :- سردار محمد انور جان کھیتران صاحب!

(سردار محمد انور جان کھیتران تشریف لائے اور اُردو میں حلف اٹھایا)

چیئرمین :- میاں سیف اللہ خان پراچہ صاحب!

(میاں سیف اللہ خان پراچہ تشریف لائے اور انگریزی میں حلف اٹھایا)

چیئرمین :- میر شاہنواز خان شاہیانی صاحب!

(میر شاہنواز شاہیانی تشریف لائے اور اردو میں حلف اٹھایا)

چیئرمین :- مولوی صالح محمد صاحب!

(مولوی صالح محمد تشریف لائے اور اردو میں حلف اٹھایا)

چیئرمین :- مولوی شمس الدین صاحب !

(مولوی شمس الدین تشریف لائے اور اردو میں حلف اٹھایا)

چیئرمین :- میر شبیر علی خان صاحب، شبیروانی !

(میر شبیر علی خان شبیروانی تشریف لائے اور اردو میں حلف اٹھایا)

چیئرمین :- میر یوسف علی خان مگسی صاحب !

سردار عطاء اللہ خان مینگل :- میر یوسف علی خان مگسی بیمار ہیں وہ ہاؤس میں نہیں آ سکتے۔ انہوں نے اپنی غیر حاضری کی اجازت مانگی ہے۔ اس کی اجازت ایوان سے لیجاتی ہے۔ میں چیرمین سے یہ گذارش کرونگا کہ انہوں نے جو اجازت مانگی ہے اُس کی اجازت ایوان سے لیجائے۔

چیئرمین :- یہ اجلاس صرف حلف اُٹھانے کے لئے ہے۔ اگر کوئی ممبر آج نہیں آسکا تو وہ بعد میں حلف اٹھائے گا۔ اس اجلاس کا مقصد ممبران کی حاضری نہیں ہے۔ حاضری کا سوال انشاء اللہ کل کے اجلاس میں پیدا ہوگا۔ اور اس کے تحت اُنکی درخواست اور منظوری کا سوال ہوگا۔

سردار عطاء اللہ خان مینگل :- میں آپ کے فیصلے کو مانتا ہوں صرف اتنا یاد دلانا چاہتا ہوں کہ اگر کوئی ممبر متواتر چند دن اسمبلی میں غیر حاضر ہے اور حلف اُٹھا نہ سکے تو اُن کی سیٹ خالی ہو جائیگی۔ ایسی صورت میں یا تو جس طرح مجھے علم ہے اس ممبر نے چونکہ اجازت مانگی ہے۔ سپیکر اور سیکرٹری کو تار روانہ کرکے اس کی منظوری اسمبلی سے لیجائے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو یہ ڈر ہے کہ الیکشن قواعد کے تحت ممبر صاحب سات دن کے بعد DISQUALIFIED ہو جائیں گے۔

چیئرمین :- میرے خیال میں ممبر صاحب میٹنگ اور SESSION میں فرق نہیں کر رہے۔ غیر حاضری SESSION سے شمار ہوتی ہے میٹنگ سے نہیں۔

خیر بخش خان مری :- POINT OF ORDER

(اس مرحلے پر گورنر صاحب دوبارہ تشریف لائے)

شاہیزانی صاحب! آپ دوبارہ آکر حلف اٹھائیں!

میر شاہنواز خان شاہیزانی صاحب نے دوبارہ اردو میں حلف اٹھایا۔

چیئرمین :- Last item is Governor's address.

گورنر :- معزز اراکین صوبائی اسمبلی! آج کا دن بلوچستان کی تاریخ کا اہم ترین دن ہے۔ ۲ مئی کا تاریخی دن جسمیں میں بلوچستان کے پہلے عوامی نمائندوں سے خطاب کر رہا ہوں۔ میرا ذہن ماضی کے اُن تمام اَن گنت مردوں، عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کی ناقابل فراموش قربانیوں پہ افسردہ ہے جنہوں نے جمہوریت کی جدوجہد میں اپنی جانیں دیں۔ انہی کی جدوجہد اور قربانیوں کا نتیجہ ہے کہ آج ہم اس اسمبلی میں بیٹھے ہیں۔

معزز ممبران اسمبلی! مجھ کو اجازت دیجئے کہ میں اُن تمام شہدائے جمہوریت کو خراج عقیدت پیش کروں جنہوں نے غیر ملکی تسلط کے دور میں جبر و استبداد کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کیا بلکہ ۱۹۴۷ء کے بعد بھی پاکستان کے حکمران آمروں کے خلاف جدوجہد کرتے رہے آج ہم اُن تمام جمہوریت پسندوں کے شکر گذار ہیں۔ جنہوں نے پنجاب، سرحد، سندھ اور بلوچستان میں ایک ساتھ ہو کر نہ ختم ہونے والی جدوجہد کی۔ آج جو ہم بلوچستان کی پہلی عوامی منتخب اسمبلی میں بیٹھے ہیں۔ تو یہ اسی پچیس سال کی جدوجہد کا نتیجہ ہے۔

آج میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں صرف بلوچستان کے گورنر کی حیثیت سے نہیں بلکہ عوام کے خادم کی حیثیت سے۔ آج کوئٹہ کے اس تاریخی شہر میں جب ہم اس اسمبلی میں بیٹھے ہیں تو ہم بلوچستان کی جمہوری تاریخ کا سنگِ بنیاد رکھ رہے ہیں۔ بلوچستان جس کا ماضی جمہوری روایات سے خالی ہے مجھے بحیثیت گورنر یہ کہنے کی اجازت دیجئے کہ ماضی کے حکمرانوں نے بلوچستان میں کوئی ایسی جمہوری قدر نہیں چھوڑی جس کی ہم پابندی کریں۔ لہذا جب میں آج اسمبلی کے منتخب ممبران سے خطاب کر رہا ہوں، میں محسوس کرتا ہوں کہ تاریخ نے مجھے بڑا اعزاز بخشا ہے۔ میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ آپ پاکستان کے سب سے غریب صوبے کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ آپ کا صوبہ اس لئے غریب نہیں ہے کہ اس کے پاس صوبے کو ترقی دینے کی دولت نہیں ہے بلکہ جنکی نمائندگی آپ کر رہے ہیں اُن کے بنیادی حقوق غصب کئے گئے ہیں۔ اُن کو جان بوجھ کر غریب رکھا گیا ہے۔ صوبہ بلوچستان کے لوگ محنتی اور جفاکش ہیں اور انہیں کی آپ نمائندگی کر رہے ہیں۔

آپ جن کی نمائندگی کر رہے ہیں وہ پہلی منتخب اسمبلی سے، بلوچستان کی پہلی حکومت سے، بلوچستان کی پہلی جمہوری حکومت سے بہت سے توقعات رکھتے ہیں۔ ۲۱ ممبروں کی اسمبلی جو دوسرے صوبوں کی اسمبلیوں کے مقابلے میں بہت چھوٹی ہے لیکن اہمیت اور ذمہ داری کے لحاظ سے اسکے کاندھوں پہ بہت بڑی ذمہ داری ہے،

ہم یہاں بیٹھ کر روایتی انداز میں تقریروں کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع نہیں کرنا چاہتے۔ ہم اپنا قیمتی وقت اس بات میں ضائع کرنا بھی پسند نہ کریں گے کہ ہم میں سے کون اچھا مقرر ہے۔ ہمارے بہت سے مسائل ہیں ہم کو انہیں حل کرنا ہے آپ مجھے معاف فرمائیں کہ میں اُن تمام فرسودہ روایتوں کی پابندی نہیں کر رہا ہوں، کہ جس میں بڑے میٹھے انداز میں بڑی لمبی چوڑی باتیں کی جاتی ہیں۔ لمبے لمبے منصوبے بنائے جاتے رہے ہیں اور مستقبل کے سبز باغ عوام کو دکھائے جاتے رہے۔ بلوچستان کے عوام نے ہم پر بھروسہ کر کے پہلی اسمبلی میں ہم کو اپنی نمائندگی کرنے کا شرف بخشا ہے انکو اس بات میں کوئی دلچسپی نہیں ہوگی کہ ہم اُنکی بہتری اور خوشحالی کا کونسا طریقہ اختیار کرتے ہیں۔ وہ اپنے مسائل کا حل چاہتے ہیں۔ ایسے مسائل جنہوں نے انکو صدیوں سے گھیر رکھا ہے۔ وہ صدیوں سے انتظار کر رہے ہیں کہ کوئی آئے اور اُن کے مسائل حل کرے۔ اور اسکا بار آپ کے کندھوں پر ہے۔ اور اس عظیم ذمہ داری سے آپ کو عہدہ برآ ہونا ہے۔

آج جب میں آپ سے خطاب کر رہا ہوں تو میں براہ راست کسی ایک پارٹی سے خطاب نہیں کر رہا ہوں بلکہ عوام کے منتخب نمائندوں سے مخاطب ہوں۔ مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کو یاد دلاؤں کہ صوبۂ بلوچستان کی ۹۵ فیصد آبادی کے پاس گذر اوقات کے لئے وہ کچھ نہیں ہے جس کی اُن کو ضرورت ہے آپ کو اُن کی بہتری اور خوشحالی کے لئے کام کرنا ہے۔ ہماری اور آپ کی کوئی حقیقت نہیں جمہوریت کی کوئی اہمیت نہیں جب تک ۹۵ فیصد آبادی کی معاشی حالت اور ان کی ثقافت نہایت تیزی سے نہیں سدھرتی۔ جب تک بلوچستان میں تعمیری کام تیزی سے نہیں ہوتا صوبے کے عوام مطمئن نہیں ہوسکتے۔ بلوچستان جیسے علم و ترقی سے الگ رکھا گیا ہمارے ترقی کے ذرائع بہت ہیں جو آج بظاہر ہماری پہنچ سے باہر ہیں۔ آپ کو اس بات کا پوری طرح علم ہے کہ ایک جمہوری ملک میں فرد کو اسکے بنیادی حق سے محروم کرنے کے کیا معنی ہوتے ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ اس صوبے کے عوام نے آج کے دن کے لئے کتنی قربانیاں دی ہیں۔ اگر ہم نے ان غربت اور افلاس کے مارے عوام کے لئے کچھ نہ کیا تو اُن کی ساری قربانیاں رائیگاں جائیں گی۔ اور جمہوریت ایک مذاق بنجائے گی میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ صوبۂ بلوچستان اپنے اندر بے بہا دولت چھپائے ہوئے ہے۔ صرف اپنے عوام کی بہتری کے لئے ہی نہیں بلکہ پورے پاکستان کے عوام کی خوشحالی میں بھی اُن کی مدد کر سکتا ہے یہ اسمبلی مستقبل کیلئے ایک مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہے آپ عوام کی بہتری اور اُن کی خدمت کے لئے ایک آہنی دیوار بنکر کام کریں۔ اسیطرح ایک روشن اور تابناک بلوچستان پاکستان کے نقشے پر ابھرے گا۔ آپ کو ہر وقت عوام کی خوشحالی اور اُنکی بہتری کا خیال رکھنا چاہیئے آپ کو اور تمام باتوں سے ہٹ کر جمہوری قدروں کی حفاظت کرنا ہے۔ بلوچستان کی حکومت نے عہد کیا ہے کہ وہ قانون کی بالادستی کو قائم رکھے گی۔ اور عوام کے ہر طبقے کو اسکے جائز حقوق سے کبھی محروم نہ کرے گی اور صوبے سے

ہر قسم کا استحصال ختم کرے گی۔ بدعنوانیوں کو ایک لمحے کے لئے بھی برداشت نہیں کیا جائے گا۔ حکومت تمام ممبران کا تعاون چاہتی ہے خواہ وہ حکومت میں ہوں یا حزب اختلاف میں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس صوبے کے گورنر کی حیثیت سے میں حزب اختلاف کے ممبران کا بھی اتنا ہی خیال رکھوں گا، جتنا حکومت کا،

آئیے آج ہم عہد کریں کہ جمہوری قدروں کی حفاظت کریں گے اور پہلی عوامی منتخب اسمبلی کے ذریعے ترقی اور خوشحالی کیطرف قدم بڑھائینگے۔ آئیے سخت اور نہ ختم ہونے والی جدوجہد کا آغاز کریں تاکہ آپ کا صوبہ پاکستان میں ایک مثالی صوبہ بنے اور بلوچستان کے عوام پاکستان کی ترقی کا ذریعہ ثابت ہوں۔ قبل اس کے کہ میں اپنی تقریر ختم کروں میں اس بات کا اعلان بھی کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ صدر مملکت نے مجھ کو ذاتی طور پر یقین دلایا ہے کہ وہ صوبے کی ترقی خاص طور پر صنعتی ترقی کیلئے ہر ممکن قدم اٹھائیں گے۔ مجھ کو یقین ہے کہ مرکز کے تعاون اور صدر کے ذاتی عمل اور خواہشات سے ہم اس صوبے کے تمام ذرائع کو بروئے کار لاکر ترقی کی انتہائی منزل کی طرف لے جا سکیں گے، شکریہ۔

(اس موقعہ پر گورنر صاحب تشریف لیجاتے ہیں)

<u>چیئرمین</u>:- یہ پہلی اسمبلی ہے اور انگلینڈ کی پارلیمنٹ کا یہ دستور ہے کہ جب بادشاہ یا اس کا نمائندہ تقریر کرتا ہے تو اسمیں کچھ ترمیم بھی کیجا سکتی ہے اور اس پر کوئی بات بھی کی جا سکتی ہے۔ جہاں تک مجھے علم ہے میرے خیال میں گورنر صاحب نے عوامی جدوجہد کو صرف ۲۵ سال تک محدود کیا ہے۔ ممبروں کا کیا خیال ہے۔ یہ صدیوں کی جدوجہد کی بات ہے یا ۲۵ سال کی جدوجہد کی بات ؟

Sardar Ataullah Khan Mangal :-

With due respect of Chair, the question put before the House is obviously out of the Agenda. Anyhow as a member of this House I think it is my duty to point out that this is not according to the Agenda and the practice followed. I would like to move that this House should stand to observe as a mark of respect for the Martyers (Shuhada) of Baluchistan.

Mr. Saifullah Khan Paracha:- I second the motion.

عطاءاللہ خان مینگل :- جب سے کہ اس خطے کا وجود ہے اُس وقت سے آج تک جن جن لوگوں نے جمہوریت کی بحالی کے لئے جدوجہد کی ہے اُن کے احترام میں کھڑے ہو جائیں۔

چیئرمین :- آپ لوگ ایک منٹ کے لئے کھڑے ہو جائیے۔

(سب ایک منٹ کے لئے کھڑے ہو گئے۔)

مولوی صالح محمد :- میں یہ گذارش کروں گا کہ آئندہ جو تقریر ہو وہ اردو میں ہو۔

عطاءاللہ خان مینگل :- مجھے یہ ڈر ہے کہ میری اردو پر اعتراض کریں گے کیونکہ میں اردو کی قواعد وضوابط پر عمل نہیں کر سکتا۔ بہرحال میں کوشش کروں گا۔

چیئرمین :- ہم پابندی نہیں لگا سکتے۔ اگر یہ چاہتے ہیں تو ریزولیوشن پاس کرائیں اور پاس کرنے کے بعد مرکز کو برائے منظوری بھیج دیں۔

اب ہاؤس کو دس منٹ کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔ اس وقفے میں ارکان اسمبلی، اسپیکر کے انتخاب کے لئے نامزدگی کے کاغذات داخل کریں۔

(اس مرحلہ پر ہاؤس کی کارروائی دس منٹ کے لئے ملتوی ہو گئی۔)

(دس بجکر ۳۰ منٹ پر دوبارہ مسٹر عبدالصمد خان اچکزئی صاحب کی زیر صدارت ہاؤس کی کارروائی شروع ہو گئی)

چیئرمین :- سکریٹری صاحب بتائیے کتنے نامزدگی کے کاغذات داخل ہوئے۔

سکریٹری :- دو ممبروں نے نامزدگی کے کاغذ داخل کئے ہیں۔ ایک سردار عطاءاللہ مینگل نے اور دوسرا سردار عبدالرحمان نے، دونوں صاحبان نے سردار محمد خان باروزئی کو نامزد کیا ہے۔

چیئرمین :- صرف سردار محمد خان باروزئی کو نامزد کیا گیا ہے۔ اگر وہ چاہیں تو اپنی نامزدگی Withdrawn کر سکتے ہیں۔

سردار محمد خان باروزئی :- جی نہیں۔

چیئرمین :- سردار محمد خان باروزئی متفقہ طور پر اسپیکر منتخب ہو گئے۔

(اب دس منٹ کیلئے ایوان ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر ہاؤس کی کارروائی دس منٹ کے لئے ملتوی ہو گئی)

(دس بجکر پچاس منٹ پر سہ بارہ مسٹر عبدالصمد خان اچکزئی کی زیر صدارت ہاؤس کی کارروائی شروع ہوئی)

چیئرمین :- گورنر صاحب نے اسپیکر کو حلفِ وفاداری دینا تھا۔ وہ ساڑھے تین بجے تشریف لائیں گے۔
اِس لئے اجلاس اُس وقت تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے ۔

(اس مرحلہ پر ہاؤس کی کارروائی ساڑھے تین بجے تک کے لئے
(تین بجکر تیس منٹ پر چوتھی بار مسٹر عبدالصمد خان اچکزئی کی زیرِ صدارت ہاؤس کی کارروائی شروع ہوئی)

(اس مرحلے پر گورنر صاحب تشریف فرما ہوئے ۔)

چیئرمین :- مسٹر محمد خان باروزئی صاحب! آپ گورنر صاحب کے سامنے آکر حلف اٹھائیں۔

(محمد خان باروزئی صاحب کو گورنر صاحب نے اردو میں حلف دیا)

(اس مرحلہ پر گورنر صاحب تشریف لیجاتے ہیں)

چیئرمین :- میرے محترم ساتھی! اب آپ کی کرسی خالی ہے آپ تشریف لائیں اور کرسی سنبھالیں۔

(اس موقعہ پر چیئرمین صاحب تشریف لے گئے اور سردار محمد خان باروزئی کی زیرِ صدارت کارروائی شروع ہوئی۔

سردار غوث بخش رئیسانی :- جناب اسپیکر!

سردار عطاء اللہ مینگل :- Point کے order
میری گذارش ہے کہ چونکہ آپ نے یہ کرسی سنبھالی ہے دس منٹ کے لئے ایوان کو ملتوی کیا جائے۔
تاکہ ممبروں کو سوچنے کا موقع ملے۔ اور دوبارہ مزید کارروائی کر سکیں ۔

میاں سیف اللہ خان پراچہ :- Adjournmant کس کام کیلئے چاہیئے۔

سردار عطاء اللہ خان مینگل :- یہ پہلے بتایا تھا۔

اسپیکر
سردار محمد خان باروزئی :- سردار صاحب! یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے؟
Just request

سردار عطاء اللہ مینگل :- Just a request please.

اسپیکر :- So we can carry on.

Sardar Ataullah Khan Mangal:-

As you please Sir, I want to speak on the election of the Speaker, provided that the Leader of opposition has no objection to it.

Sardar Ghaus Bakhsh Raisani :—
No objection.

سردار عطاء اللہ مینگل :- جناب والا ! سب سے پہلے میں آپ کو اس معزز ایوان کے اسپیکر منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور اپنے تمام ساتھیوں کی طرف سے بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب والا ! میری یاد دہانی کی شاید ضرورت محسوس نہ ہو کہ آج جس منصب پر آپ فائز ہیں وہ روایتی طور پر بہت ہی اہم ہے آپ اس ایوان میں جو صوبے کا سب سے زیادہ اہم ادارہ ہے۔ اس کے صدر اور سپیکر ہیں۔ یہ وہ ایوان ہے جہاں نہ صرف قانون بنائے جاتے ہیں۔ بلکہ جہاں جمہوریت کی تقدس کو برقرار رکھنے کیلئے نئی نئی روایتیں قائم کیجاتی ہیں۔ ہم آپ سے یہی توقع کرتے ہیں۔ کہ آپ اس منصب پر آنے کے بعد اس ایوان کی عزت اور وقار کے ساتھ ساتھ اُن تمام جمہوری روایات کو جو پارلیمنٹری سسٹم میں چلی آرہی ہیں نہ صرف برقرار رکھیں گے بلکہ انتہائی کوشش کریں گے۔ کہ اُن کا تحفظ ہر قیمت پر کیا جائے۔

جناب والا ! میں اسکے ساتھ ساتھ حزب اختلاف کا اگر شکریہ ادا نہ کروں تو اپنے فرائض میں کوتاہی کرونگا۔ کہ انہوں نے اس ایوان کے مفاد کی خاطر آپ کے مقابلے میں اپنا کوئی امیدوار کھڑا نہیں کیا اور آپ آج بلامقابلہ اس ایوان کے مشترکہ طور پر سب کی منشاء کے مطابق اسپیکر کے عہدے پر منتخب ہوئے ہیں۔ آخر میں، میں آپ کو اپنے اور اپنے تمام ساتھیوں کیطرف سے اس ایوان میں جمہوری روایات کو برقرار رکھنے کیلئے، قانون کی حکمرانی کی تائید کے لئے اور عوام کی بالادستی کو تسلیم کرنے کی روایت کو قائم رکھنے کے لئے مکمل تعاون کا یقین دلاتا ہوں۔ آخر میں، میں آپ کو ایک بار پھر اس ایوان میں بحیثیت اسپیکر کے خوش آمدید کہتا ہوں۔

سردار غوث بخش رئیسانی :- مسٹر اسپیکر ! جناب والا میں آپ کو اپنی طرف سے اور اپنے ساتھیوں کیطرف سے بلوچستان کی پہلے منتخب شدہ صوبائی اسمبلی کا بلامقابلہ اسپیکر منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کی زیر صدارت میں اور میری پارٹی جمہوریت کو ہر طرح سے اور جمہوری روایات کو قائم رکھنے کیلئے کوئی کوتاہی نہیں کریں گے۔ اور نہ ہی کوتاہی ہونے دیں گے۔ اور لوگوں کی خدمت کیلئے ہر قسم کا تعاون کریں گے۔ نہ صرف بلوچستان۔ بلکہ پاکستان کے لوگوں اور ساری انسانیت کی ترقی کے لئے بھی تعاون کریں گے۔ ہم اور آپ اور TREASURY BENCHES جمہوریت کی روایت کے تحت آپ سے امید رکھتے ہیں کہ آپ بغیر کسی طرفداری اور خیال کے اس ایوان کے ہر ممبر کے ساتھ برابر کا جمہوری اور پارلیمانی روایات سے برتاؤ کریں گے۔ پارلیمانی روایات یہ ہیں کہ ہم مہینے میں

کافی دن اور سال میں کئی ماہ بیٹھیں اور یہاں بحث و مباحثہ کریں۔ تاکہ عوام کو معلوم ہو کہ حکومت اُن کی بہبودی کے لئے کیا کچھ کر رہی ہے؟ اور کیا منصوبے بنا رہی ہے۔ یہ بھی عوام کو معلوم ہو کہ ملک میں کیا کچھ ہو رہا ہے؟ ہمارے ملک میں بدقسمتی سے روایت رہی ہے کہ اسمبلیاں ملتوی ہو جاتی ہیں۔ اور پھر کافی دیر کے بعد صرف چند دنوں کے اُس قانونی خلا کو پُر کرنے کے لئے ممبرانِ اسمبلی بیٹھتے ہیں۔ اور پھر چلے جاتے ہیں۔ میں آپ سے یہی امید رکھتا ہوں کہ آپ کافی دن اسمبلی کا سیشن رکھینگے تاکہ عوام کو حالات سے واقفیت کا موقع ملے۔ اور حزب اختلاف کو بھی موقع ملے کہ ہم عوام کی بہبود کے لئے گورنمنٹ کی رہنمائی کریں۔ اسلئے میں قائدِ ایوان کا مشکور ہوں کہ انہوں نے کہا کہ ہم سب نے ملکر آپ کو منتخب کیا۔ ہم بھی اُن کے مشکور ہیں کہ انہوں نے ہم سے مشورہ لیا۔ اور ہم نے آپ سے بہتر اس ایوان میں کسی کو نہیں سمجھا جنہیں اس عہدے کیلئے نامزد کرتے۔ اسلئے میں آپ کو دوبارہ مبارکباد پیش کرتا ہوں اور میں قائد ایوان کو بھی یقین دلاتا ہوں کہ ملک کی بہبود کیلئے جو کام ہوگا ہم آپ کے ساتھ اسمیں ہر قسم کا تعاون کریں گے۔ اور جہاں آپ کو ہماری رائے کی ضرورت ہوگی وہاں اپنی رائے کا بلاخوف وخطر اظہار کریں گے۔ شکریہ!

مولوی صالح محمد:۔ جناب اسپیکر صاحب! میں آپ کو اپنی اور اپنی جماعت کیطرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں آپ کے انتخاب میں چونکہ حزب اختلاف نے بھی ہمارا ساتھ دیا اسلئے ہم ان کے بھی شکر گذار ہیں اور انہیں کی نیک نیتی اور یکجہتی کو تسلیم کرتا ہوں۔ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالٰے اسمبلی کے اختتام تک آپ کو اسی عہدے پر متمکن رکھے۔ آج وہ مبارک دن ہے کہ جس کی بدولت ہم یہاں اکٹھے ہوئے ہیں ہمیں غریب، دیانتدار اور اسلام پسند عوام نے کامیاب کیا ہے اور اُن کے تعاون سے ہم یہاں تک پہنچے ہیں۔ جس کے لئے ہم اُن کے تہہ دل سے شکر گذار ہیں جب سے پاکستان معرض وجود میں آیا ہے اُن چوبیس سالوں میں حالات پہلے سے بھی بدتر ہو گئے ہیں لیکن اس سال جمہوریت کی صحیح طریقے سے روح افزائی ہوئی ہے اگر ہم اور حزب اختلاف متحد ہو کر اسی طرح سے ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرتے رہے تو انشاءاللہ جمہوریت کی نشوونما اور غریب عوام کی فلاح وبہبود کے لئے کام کرسکیں گے۔ بابائے ملت کا یہ وعدہ تھا کہ حالات سازگار ہونے پر عام انتخابات ہوں گے۔ لیکن افسوس کہ ان کی بے وقت موت کیوجہ سے ایسا نہ ہوسکا اور بالآخر ۱۹۷۰ء میں کہیں جاکر انتخاب ہوئے مگر بدقسمتی سے اس وقت کے نااہل حکمرانوں کی خود غرضی اور منتخب نمائندوں کو اقتدار نہ دینے کیوجہ سے ملک کا آدھا حصّہ ہم سے کٹ گیا۔ اس طرح تین سال کے اندر تین صدر مقرر ہو گئے اور ایک سال کے اندر صوبہ بلوچستان میں تین گورنر مقرر ہوئے۔ یہ صوبہ تو درکنار مرکز میں بھی انہوں نے کچھ نہیں چھوڑا۔ اب چونکہ عبوری آئین پاس ہوچکا ہے۔ اور ہمارے علاقے کے وسائل آمدنی مرکز کے پاس ہیں۔ ہم انشاءاللہ کوشش کریں گے کہ ہمارے تمام وسائل ہم کو واپس ملیں تاکہ صوبے کے عوام کی فلاح و

بہبود کے لئے ہمارے پاس رقم آجائے۔ میں آپ کو اپنی جماعت کی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ جناب رئیسانی صاحب نے کہا ہے کہ آپ چند دن کے لئے اسپیکر ہیں ہمارے خیال میں آپ کو ہم نے اسمبلی کے اختتام تک اسپیکر چُنا ہے۔ چند دن کے لئے۔ سلام علیکم۔

میاں سیف اللہ خان پراچہ :۔ جناب اسپیکر صاحب! میں آپ کو پاکستان پیپلز پارٹی کی طرف سے تہہ دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ آج کا دن ایک مبارک اور پر مسرت دن ہے اس صوبے میں قبل ازیں بھی کئی گورنر مقرر ہوئے، ایم پی اے اور ایم این اے منتخب ہوئے اس خطے کو پہلے بھی نمائندگی ملتی رہی مگر آج تک اس صوبے کو اپنی اسمبلی نہیں ملی تھی نہ اسکا اپنا اسپیکر تھا۔ لہذا میں سمجھتا ہوں کہ آجکا دن صحیح معنوں میں جمہوریت کا آغاز ہے، پہلے اس علاقے کی نمائندگی Indirect طریقے سے ہوتی رہی۔ نمائندے Indirect طریقے سے جاتے رہے۔ یا تو شاہی جرگے کے ذریعے، بی ڈی نظام کے ذریعے یا تو Municipality کے ذریعے، مگر اس دفعہ بالغ رائے دہی کے ذریعے ممبر منتخب ہوئے اور پہلی دفعہ اس صوبے کو اپنی اسمبلی بھی ملی۔

جناب اسپیکر! پاکستان بننے کے بعد یہاں کئی صدر آئے کئی وزیر اعظم آئے اور ہر ایک نے کہا کہ وہ اس ملک میں جمہوریت چاہتے ہیں ہر ایک نے کہا کہ صوبۂ بلوچستان کو صوبائی اختیار ملے گا۔ ہر ایک نے کہا کہ یہاں Self Government دی جائے گی۔ یہ تمام وعدے ہوتے رہے مگر درحقیقت جتنے بھی حکمران آئے۔ انہوں نے اپنا وقت گذارا اپنی پوزیشن کو مضبوط کرنے کی کوشش کی۔ اور اس صوبے کو لارے پہ رکھا۔ ہمیں یہ ماننا پڑے گا۔ کہ صدر بھٹو نے عوام کے ساتھ جو بھی وعدے کئے تھے انہوں نے پورا کر دکھایا خصوصی طور پر جمہوریت کی بحالی کے سلسلے میں۔ یہ بڑی خوشی کا مقام ہے اور ہم یہ خوشی سے کہہ سکتے ہیں کہ اس صوبے کا کاروبار ہم اب اپنے منتخب ممبروں کے ذریعے، اپنی صوبائی حکومت کے ذریعے اپنے حزب اختلاف کے ممبروں کے ذریعے اور اپنے اس ایوان کے ذریعے چلا سکیں گے۔

جناب اسپیکر! جمہوری حکومت کو انگریزی میں کہتے ہیں۔

Is for the People.
By the People.
of the People.

مگر میرے خیال میں جمہوری نظام کا مطلب۔

i) Fundamental rights of Citizens.
ii) Political rights.

iii) Civic rights.
iv) Freedom of the Press.
v) Respect of Law.
vi) Supermacy of the Courts of law.

ہم یہ تمام چیزیں اس حکومت سے توقع کرتے ہیں۔ کل گورنر صاحب نے جو پُرمسرت بات کی وہ یہ تھی کہ انہوں نے صوبائی حکومت یعنی وزیر اعلٰی اور وزراء کا اعلان کیا۔ اور اُن کو حلف دیا۔ میں اُن کو اس لئے مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ یہ جمہوریت کا آغاز ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ گورنر صاحب نے بھی کہا تھا کہ ہر طبقے کو ایک جیسے حقوق دیئے جائیں گے۔ ایک جیسا سلوک کیا جائے گا۔ میں امید رکھتا ہوں کہ اگر اس خطے میں جمہوریت ہوتی ہے تو وہ ہر طبقے کے ساتھ ایک جیسا سلوک کریں گے۔ حکومت کی نوکریوں کے سلسلے میں میڈیکل اور انجینئرنگ کالجوں میں داخلے کے سلسلے میں وظائف دینے کے سلسلے میں اور باقی تعلیمی اداروں اور دیگر مراعات دینے کے سلسلے میں وہ ہر طبقے کے ساتھ بلوچ ہو، بروہی ہو، پٹھان ہو، پنجابی ہو، مہاجر یا سندھی ہو اُن کے ساتھ ایک جیسا سلوک کریں گے۔

جناب عالی! میں آپ کے اس انتخاب کو بڑی خوشی کا انتخاب سمجھتا ہوں اور میں آپ کو پہلے بھی پاکستان پیپلز پارٹی کی طرف سے مبارکباد پیش کر چکا ہوں اور اپنے ساتھیوں کیطرف سے بھی مبارکباد پیش کر چکا ہوں اور آخر میں یہ کہنا چاہتا ہوں، کہ جہاں تک جمہوریت کا تعلق ہے، اس ایوان کا تعلق ہے، اس صوبے کی بھلائی کا تعلق ہے ہم آپ کے ساتھ پورا تعاون کریں گے۔

خان عبدالصمد خان اچکزئی:۔ مسٹر اسپیکر! میرا خیال تھا کہ آپ کے انتخاب میں ووٹنگ جس طرح ہوئی اور جس طرح ہم سب نے ملکر آپ کو منتخب کیا اسکی موجودگی میں الگ الگ پارٹیوں کے طرف سے تقریروں کی ضرورت نہیں ہوگی۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ہم اس مشغلے کو پسند کرتے ہیں۔ میں آپ کو اپنی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اس بات پر خوشی محسوس کرتا ہوں کہ اس ایوان میں بہت سارے دوسرے پرانے کارکنوں کی طرح آپ کی زندگی کو میں اُس وقت سے یاد کرتا ہوں کہ جب بلوچستان میں تعلیمی فیسوں میں اضافے کے سلسلے میں انجمن وطن بلوچستان نے ایجیٹیشن شروع کی تھی اور آپ نے دینی سکول میں ہڑتالی طلباء کی لیڈری بڑی شان کے ساتھ کی تھی، آپ نے کالے کپڑے سلوا کر اُن ہڑتالی ننھے مجاہدوں کی رہنمائی کی تھی۔ آج خدا کا فضل ہے کہ ایجیٹیشن کے بجائے آپ ایک ایسی کرسی پر اور ایک ایسے عہدے پر فائز ہیں جس کا کام تعمیر ہے۔ میں آپ کی توجہ اس حقیقت کی طرف دلاتا ہوں کہ عام طور پر اور ہر وقت اسپیکر کا فرض یہ بنتا ہے کہ ایوان کے اندر مختلف طبقات کے حقوق کا خیال

رکھیں۔ لیکن اس وقت ان خاص حالات میں جو ہمارے ملک کو درپیش ہے جس کی ضرورت کو پیش نظر رکھ کر ملک کی دوسری پارٹیوں اور خود صدر مملکت کو بہت سارے ایسے اقدامات کرنے پڑے ہیں جو عام حالات میں غیر جمہوری کہلاتے ہیں۔ برسر اقتدار پارٹیوں کی طرف سے گورنروں کا تقرر انہی اقدامات میں سے ایک ہے جو عام حالات میں غیر جمہوری کہلاتے ہیں، لیکن مسٹر بھٹو کی دوراندیشی اور اُن کی اس وقت اتحاد کی ضرورت محسوس کرنے کیوجہ سے یہ کام انہیں کرنا پڑا اسکی وجہ سے آپ پر اس ایوان کے اندر اسپیکر کی حیثیت سے دوہری ذمہ داری آپڑی ہے۔ عام حالات میں غیر جانبدار گورنر صوبے میں دوسرے فرائض کے علاوہ کم ازکم یہ تین فرائض سرانجام دیتے ہیں۔

۱۔ اسمبلی میں اپوزیشن کے حقوق کی حفاظت۔

۲۔ سرکاری ملازموں کے حقوق کی حفاظت۔

۳۔ اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت چاہے وہ لسانی ہوں، مذہبی ہوں یا ثقافتی۔

باہر جو حالات ہوں گے اُن سے آپ کو براہ راست کم واسطہ ہوگا۔ البتہ ہم لوگوں کو خصوصاً اپوزیشن پارٹی کے ممبروں کو اُن سے زیادہ واسطہ پڑے گا۔ ہمیں فرشتوں سے واسطہ نہیں، ہمیں انسانوں سے واسطہ ہے۔ انسانوں کی حکومت میں انسانی افراد جتنے زیادہ طاقتور ہوتے جاتے ہیں۔ انہیں اُتنی ہی زیادہ بے ہوشی بھی ہوتی ہے۔ طاقت انسان کو لٹنے کی حالت میں پہنچا دیتا ہے اور انسانوں سے زیادتیاں ہوتی ہیں، انسانوں سے ظلم ہوتے ہیں، اُن مظالم کے خلاف سینہ سپر ہونا ہمیشہ اپوزیشن کے ممبروں کا فرض اور امتیاز رہا ہے اور جب ہم یہ فرض ادا کریں گے۔ تو ہمیں آپ کی امداد اور *Protection* کی ضرورت ہوگی۔ اور انسان قدرتی طور پر دوسروں کے منہ سے اپنی *Criticism* پسند نہیں کرتا اور جب یہاں اس ہال میں *Treasury Benches* اور صاحب اقتدار حضرات پر تنقید ہوگی تو وہ قدرتی طور پر اپنے اختیارات سے کام لیں گے اور ان بیجا اختیارات سے اپوزیشن کو بچانا آپ کا کام ہے ہم آپ سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ آپ اس ایوان میں جس کی ذمہ داری آپ کے اوپر ہے جیسے تمام ممبروں نے آپ کے اوپر اعتماد کیا اپنے ان فرائض کیطرف زیادہ بیداری کے ساتھ توجہ دیں گے۔ میں آپ کو ایک بار پھر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور آپ سے رخصت ہوتا ہوں۔

اسپیکر: معزز اراکین ایوان! آپ لوگوں نے جس طریقے سے متفقہ طور پر مجھے اس مقدس اور باوقار ایوان کا اسپیکر چنا ہے اس پر مجھے فخر بھی ہے اور یقیناً مسرت بھی اگرچہ میں حزب اقتدار کا ایک ممبر ہوں لیکن اس باوقار اور عہدۂ جلیلہ پر آپ کے انتخاب کی وجہ سے آج سب معزز حضرات کے سامنے اعلان کرتا ہوں کہ میں اس

معزز ایوان میں ایک کسی پارٹی کا نہ رہوں گا اور میں محض اسپیکر کی حیثیت سے کارروائی کا نگران رہوں گا۔ آپ کے اس اعزاز کیلئے اور مبارکبادی، تعاون اور دیانت کے وعدوں کے لیے شکریہ ادا کرتا رہوں گا۔ شکریہ

جن اراکین اسمبلی نے حاضری کے رجسٹر پر اپنے دستخط نہیں کئے وہ مہربانی سے اس ایوان کو چھوڑنے سے قبل اس رجسٹر پر دستخط کر کے جائیں گے۔ اور اس کے ساتھ ہی آج کے اجلاس کی کارروائی ختم ہوتی ہے۔ یہ ایوان کل نو بجے صبح تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس پانچ بج کر دس منٹ پر ۳ مئی ۱۹۷۲ء بروز چہار شنبہ ۹ بجے صبح تک کے لیے ملتوی ہو گیا۔)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

(پہلی بلوچستان اسمبلی کا دوسرا اجلاس)

چہارشنبہ ۳ مئی سنہ ۱۹۷۲ء

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر میں زیرِ صدارت سردار محمد خان باروزئی صاحب ۹ بجے منعقد ہوا۔

تلاوتِ کلامِ پاک و ترجمہ

از

مولوی محمد شمس الدین ممبر صوبائی اسمبلی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۙ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۙ
الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۙ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۭ فَاِنَّ
مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۙ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۭ فَاِذَا فَرَغْتَ
فَانْصَبْ ۙ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۧ

پارہ ۳۰ ع

کیا ہم نے آپ کی خاطر آپ کا سینہ (علم) کشادہ نہیں کر دیا۔ اور ہم نے آپ پر سے آپ کا وہ بوجھ اتار دیا۔ جس نے آپ کی کمر توڑ رکھی تھی، اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کی آواز بلند کی۔ سو بے شک موجودہ مشکلات کے ساتھ آسانی ہونے والی ہے۔ بے شک موجودہ مشکلات کے ساتھ آسانی ہونے والی ہے۔ تو آپ جب (تبلیغ احکام سے) فارغ ہو جایا کریں۔ (تو دوسری عبادات متعلقہ بذاتِ خاص میں) محنت کیا کیجئے اور جو کچھ مانگنا ہو، اُس میں اپنے ہی رب کی طرف توجہ رکھئے۔

<u>Sardar Ghaus Bakhsh Raisani.</u>

Yesterday there was a point of procedure. There was a question of one of the members being absent and his application for leave be put up before the house.

اسپیکر :- (سردار محمد خان باروزئی)

Yes- We will do it today.

عبدالصمد خان اچکزئی نے تحریک التواء کا نوٹس دیا ہے کہ ایک امریکن مسافر کے قتل ہونے اور اس کی بیوی کے زخمی ہونے کے واقعہ کے متعلق صوبائی اخبارات کو ہوم سیکریٹری کی جانب سے اس افسوسناک خبر کی اشاعت پر پابندی لگانے کے متعلق سوال کو زیر بحث لایا جائے۔ اس تحریک کی admissibility اور فیصلہ دینے سے پہلے میں معزز ممبر سے پوچھنا چاہونگا کہ اس خبر کی اشاعت پر کب پابندی لگائی گئی ہے۔ اور اس کے متعلق وہ کیا جاننا چاہتے ہیں۔

عبدالصمد خان اچکزئی :- یہ خبر پرسوں کے اخبارات میں شائع ہونی چاہیئے تھی، لیکن پابندی کی وجہ سے وہ شائع نہ ہو سکی۔

اسپیکر :- خانصاحب! شائع ہونی چاہیئے تھی یا نہیں، لیکن اب بحث اس پر ہوگی کہ آیا اس پر پابندی لگائی گئی ہے یا نہیں۔

عبدالصمد خان اچکزئی :- اس خبر پر پابندی لگائی گئی ہے۔ اور پریس والوں کو کہا گیا ہے کہ اس خبر کو شائع نہ کریں۔

... بات ہے کہ اُن کو کہا گیا ہے۔

میاں سیف اللہ خان پراچہ :- جناب اسپیکر! پہلے جب اسمبلیاں ہوتی تھیں، تو اُن میں یہی طریقہ کار ہوتا تھا کہ جب کوئی ممبر اس قسم کا بیان ایوان میں دیتا تھا، تو اُس کے بیان کو بڑی وقعت دی جاتی تھی۔ اب یہ حکومت کا کام ہے کہ وہ اس کا انکار کرے کہ اس نے کوئی پابندی نہیں لگائی۔ اگر ممبر نے ایوان میں کہہ دیا ہے کہ انہوں نے سنا ہے یا وہ سمجھتے ہیں کہ ایسا ہوا ہے، تو اس کو تسلیم کیا جائے۔ ہاں اگر حکومت انکار کرے تو دوسری بات ہے۔

اسپیکر :- تو میں اس کے متعلق قائدِ ایوان سے پوچھنا چاہونگا۔

قائدِ ایوان :- (سردار عطاء اللہ مینگل) جناب معزز محرک تحریک کی طرف سے یہ بیان اپنی جگہ پر خود ایک واضح بیان تھا۔ جب جناب نے اُن سے یہ سوال پوچھا کہ یہ پابندی کب لگائی گئی تھی، تو ان کا جواب کہ پرسوں اس کو شائع ہونا چاہیئے تھا، اس سوال کا جواب نہیں ہو سکتا۔ تو جناب والا نے معزز ممبر سے کیا ہے۔ بہرحال یہ اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ یا تو معزز ممبر صاحب نے انگریزی میں جس کو say کہتے ہیں، کی بنیاد پر یہ تحریک التوا پیش کی تھی۔ یا پھر انہوں نے یہ کوشش نہیں کی کہ حقائق کو معلوم کر کے آج اسمبلی میں تشریف لائیں تاکہ اس سوال کا جواب دے سکیں۔ بہرحال قطع نظر اس کے، کہ معزز ممبر نے کیا کہا ہے، میں یہ عرض کرونگا کہ صوبائی حکومت کے ہوم سیکریٹری کا نام اس میں واضح طور پر لیا گیا ہے۔ نہ ہوم سیکریٹری نے نہ کسی اور افسر نے اس قسم کی پابندی اخبارات پر لگائی ہے اور نہ ہی کسی کو منع کیا ہے کہ وہ اس کی اشاعت نہ کریں۔ اشاعت کو منع کرنے کا صرف ایک ہی سبب ہو سکتا ہے کہ دوسرے ملکوں میں اس کی زیادہ تشہیر نہ ہو۔ جس سے پاکستان کی بدنامی ہو۔ یہی مطلب ہو سکتا تھا۔ لیکن جب ایک ٹورسٹ مارا جا چکا ہے اور ایک خاتون زخمی ہے، جو اس کے ساتھ تھی، لیکن اب خطرے سے باہر ہے، اُس کے بچنے کی کافی اُمید ہے، تو یہ یقینی ہے کہ جب وہ بچ کر باہر اپنے ملک میں جائیگی، تو اس پر کوئی پابندی نہیں لگائی جا سکتی کہ وہ اس کی تشہیر نہ کرے۔ اگر صوبائی حکومت اس قسم کا کوئی اقدام کرے، تو یہ اپنی جگہ پر بے معنی سا اقدام ہوگا۔ اس لئے میں جناب والا کو یقین دلاتا ہوں کہ اس قسم کی کوئی پابندی اخبارات پر نہیں لگائی گئی ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ اس

کے ساتھ ساتھ میں آپکی وساطت سے اس ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ جہاں تک پریس کا تعلق ہے وہ مکمل آزاد ہے۔ وہ جو کچھ لکھنا چاہے ہے جس قسم کی اشاعت کرنا چاہے، نہ کوئی پابندی پہلے رہی ہے اور نہ ہماری طرف سے آئندہ رہے گی۔ اس تحریک میں جو اطلاعات معزز محرک کو فراہم کی گئی ہیں، وہ درست نہیں ہیں۔ اس بنیاد پر میں جناب والا سے درخواست کرونگا کہ اس تحریک کو out of order قرار دیں۔

عبدالصمد خان اچکزئی :- جناب والا! قائد ایوان کا یہ بیان کہ ہم آئندہ بھی اس قسم کی پابندیاں نہیں لگائیں گے اور پریس آزاد رہے گا۔ بہت خوشی کی اور قابل اعتماد امر ہے۔ لیکن جس طریقے سے اور اعتماد سے انہوں نے اصل واقعہ سے انکار کیا ہے میں آپ کے ذریعے ان سے درخواست کرونگا کہ گذشتہ چودہ سال سے بے لگام حکام کے متعلق انہیں اتنا پُر امید نہیں ہونا چاہیئے اور یہ بھی عرض کرونگا کہ اگر انہیں کوئی غلط اطلاع ملے اور وہ اسے یہاں بیان کریں تو اس پر پھر ان کے استحقاق کا سوال اٹھے گا۔ مجھے بہرحال اپنی اطلاع پر یقین ہے۔ اور یہ بات جو قائد ایوان نے کہی ہے، غلط ثابت ہو جائے تو جیسے میں نے عرض کیا ہے یہ تمام ایوان کے حقوق پر دست درازی ہوگی۔ اس وقت میں ان کے assurance کو قبول کرتا ہوں اور اس تحریک پر زور نہیں دونگا۔

اسپیکر :- جی ہاں! چونکہ محرک اس تحریک کے لئے Press نہیں کر رہے ہیں، لہذا اس کو out of order قرار دیا جاتا ہے۔

ایک Leave Application یوسف علی مگسی کی طرف سے ملی ہے، جسے سیکریٹری صاحب پڑھ کر سنائیں گے۔

Secretary:- Received the following telegram from Mr. Yousuf Ali Khan Magsi M.P.A. "Hospitalized. Cannot attend the Assembly Session. Shall attend after discharge from Hospital."

اسپیکر :- اب سوال یہ ہے کہ رخصت دی جائے یا نہیں۔ تو آپ سے یہ پوچھا جاتا ہے کہ آپ اسکے حق میں ہیں یا اس کے خلاف ہیں۔

(آوازیں - دی جائے)

Speaker :- So, the leave is granted

اب ڈپٹی اسپیکر کا انتخاب ہوگا۔ ڈپٹی اسپیکر کے انتخاب کے لئے آپ نامزدگی داخل کریں۔ اس مقصد کے لئے ہاؤس کو پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔ تاکہ ممبران کاغذات نامزدگی داخل کر سکیں۔

(اس مرحلہ پر اسمبلی کی کارروائی پندرہ منٹ کے لئے ملتوی ہوگئی)

(نوبجکر چھیالیس منٹ پر دوبارہ سردار محمد خان باروزئی کی زیر صدارت اسمبلی کی کارروائی شروع ہوئی)

Mir Jam Ghulam Qadir Khan

I would like to raise a point of privilege. Sir,

میں جناب کی توجہ روزنامہ قاصد کوئٹہ کی خبر کی طرف مبذول کراتا ہوں جس میں یہ کہا گیا ہے کہ گزشتہ دنوں جناب عزت بخش رخشانی نے پریس کلب کی عمارت تعمیر کرنے کے لئے اور زیر سایہ خانہ تھا تعمیر کردہ بنیادوں کے درمیان سنگ مرمر کا جو خوبصورت پتھر اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھا تھا۔ ان کی گورنری کے خاتمے کے فوراً بعد محکمہ اطلاعات اور میونسپلٹی کے کارکنوں نے وہ پتھر غائب کر دیا اور کہا کہ سنگ بنیاد غائب ہے۔ واضح رہے کہ پریس کلب کے لئے حکومت کی طرف سے دیا جانے والا یہ تیسرا پلاٹ ہے۔ اور جہاں صحافیوں کے لئے عمارت تعمیر ہونی تھی۔ اس بنیادی پتھر کے غائب ہونے سے صحافی اور مقامی ایڈیٹر حضرات شک و شبہ میں پڑ گئے ہیں۔ کیونکہ برآمد عمارت نو ساخت۔ تو جناب والا! آپ کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ اس سے نہ صرف آزادی پریس کا تعلق ہے بلکہ یہ ایک privilege کا معاملہ ہے اور میں اس سلسلے میں حکومت کی توجہ بھی مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ وہ اس سلسلے میں کچھ وضاحت کرے۔

Leader of the House.

Mr. Speaker Sir, as Hon'ble member has raised a point of privilege. I was at least expecting from the Hon'ble member who is more senior as far as parliamentry life is concerned that he will be in a position to know what is a point of privilege and what are other motions. Point of privilege pertains to a matter which concerns the rights

and privileges of a member in capacity of a member of this house, if they are jeopardised in one way or the other. Here the Hon'ble member is referring to a news item which does not concern the duties of a member or privilege of a member in capacity of his member of this house. So the point of privilege does not arise at all. On this occasion, I will request the Speaker to rule this point out of privilege to be out of rule.

میر جام غلام قادر خان :- جناب اسپیکر! میں آپ کی توجہ خاص طور پر اس امر کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ یہ privilege اس لئے اٹھایا ہے کیونکہ اس معزز ایوان کے ایک معزز رکن، جو کہ سابق گورنر ہیں، اُن کے ہاتھوں سے یہ سنگ بنیاد رکھا گیا، تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ privilege کے اندر آتا ہے اور اسے Rule out کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ حکومت سے توقع ہے کہ وہ تحقیقات کرے کہ آیا یہ چیز ہوئی ہے یا نہیں۔

Leader of the House. Sir, I am to reply

جہاں تک معزز رکن یا محرک کے اس اعتراض کا تعلق ہے کہ جن صاحب نے یہ سنگ بنیاد رکھا تھا، وہ بھی اس ایوان کے ممبر ہیں۔ میں نے کبھی اس چیز کو چیلنج نہیں کیا۔ میں نے یہ اعتراض کیا تھا کہ انہوں نے یہ کارروائی بحیثیت ایوان کے ممبر کے نہیں کی تھی۔ اس لئے point of privilege کی حیثیت سے اس کو اس ایوان میں نہیں اٹھایا جا سکتا۔ جہاں تک اس واقعہ کا تعلق ہے یقیناً یہ قابل مذمت ہے۔ اور میں بھی اس کی مذمت کرتا ہوں۔ اور آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جو بھی حکومت کے اختیار میں ہوگا، وہ اس کے خلاف انکوائری کرے گی۔ لیکن اس کا مطلب یہ قطعاً نہیں ہے کہ ہم غلط موقعوں پر یہاں چیزیں لے کر جن کا ہم کو کوئی حق نہیں پہنچتا۔ اس معزز ایوان کا وقت ضائع کریں۔

میر جام غلام قادر خان :- جناب میں اپنا پوائنٹ واپس لیتا ہوں۔

Sardar Ghaus Bakhsh Raisani.
Sir, I have a point of privilege

to raise as a member and leader of opposition. A lot of people from the public, and from the press have got work with me, with other members of the opposition and members of the treasury benches. But I am told that all the gates leading to this August House are closed only those people can come in who have passes. After all the people have to come to the gallery but people who have got work with members specially I am concerned with the opposition they cannot come in. How can they come and meet me Leader of opposition has an office over here and on the other side that gate is also closed. As far as I know I am a member of the Assembly, it is only in the Assembly Chambers or the Lobby or certain places where public cannot come. That they should be allowed to come to the Assembly ground and in the office of the Leader of opposition and even I see the people, visiting Ministers offices, so I request your honour to remove this restriction, so that people get the facility and they come to our offices and speak to us.

This should be done immediately.

<u>Leader of the House:-</u>

Let the leader of the opposition at any time that is convenient to him sit with me and under your guidance chalk out a way where we can save the unnecessary crowd in the Assembly Building and alongwith that satisfy you and accept your point of view as well. That is all I can say.

<u>Sardar Ghaus Bakhsh Raisani:-</u>

I accept it. Thank you.

<u>عبدالصمد خان اچکزئی</u> :— Point of Privilege.

میں نے کچھ دیر پہلے جو Adjournment motion پیش کیا تھا اور قائد ایوان نے جو جواب دیا تھا، اُس پر میں نے جو خدشہ ظاہر کیا تھا کہ اُن کو غلط اطلاع پہنچائی گئی ہے اور مجھ سے غلط بیانی منسوب کر کے نہ صرف میرے privilege کو توڑا گیا ہے، بلکہ قائد حزب اختلاف کو اور ہاؤس کو غلط اطلاع پہنچا کر سب کے privilege کو نقصان پہنچایا ہے۔ میں نے دیانتاً تحقیقات کی۔ سارا پریس، ساری ایجنسیاں، چھوٹے اور بڑے روزنامہ اخبارات اس پر متفق ہیں کہ ہم کو ٹیلیفون پر ہدایات کی گئی کہ یہ خبر شائع نہیں ہونی چاہیئے۔ اب اگر قائد ایوان اس بات کو تسلیم کر سکتے ہیں، تو اس کا ازالہ کریں کہ ممبروں کی privileges کی توہین کیوں ہوئی۔ اور اگر وہ یہ ابھی نہیں کر سکتے یا اس پوزیشن میں نہیں، تو اچھی تحقیقات کر کے آئندہ اجلاس میں کسی بھی وقت ہم کو حقیقت سے مطلع کریں۔

<u>قائد ایوان</u> :— جناب والا! جہاں تک motion کا تعلق ہے، motion اس بنیاد پر Rule out کیا گیا تھا کہ کوئی اس قسم کی بات محرک کے پاس موجود نہیں تھی جس سے اُن کے motion کی تائید ہو سکے۔ معزز ممبر صاحب نے انہی الفاظ کو دہرا کر شاید اپنی تسلی کر لی کہ انہوں نے پریس کے چند ممبران کو دیکھا اور اُن سے باتیں کیں۔ لیکن میں یہی عرض کروں گا، جس طرح انہوں نے فرمایا کہ مجھے پہلے سے ہی یہ یقین تھا۔ تو اس Privilege motion کے بارے میں یہی کہوں گا کہ معزز ممبر صاحب Pre-conceived please

کے ساتھ یہ تحریک پیش کی تھی، اگر اُن کے پاس پریس یا کسی اور ذریعہ سے کوئی بھی ایسا documents ہے۔ کیونکہ یہ ہو سکتا ہے کہ Information Department اور پریس میں کسی بنیاد پر اختلاف ہو اور وہ جان بوجھ کر یہ کہہ دیں کہ ہمیں ٹیلیفون پہ زبانی، اشارۃً یا کسی اور ذریعہ سے کوئی اشارہ کیا گیا ہے کہ وہ اس قسم کی چیزیں نہ لکھیں، لیکن اگر کوئی بھی Documentry proof اس سلسلے میں پیش کر سکیں، تو میں اُن کو یقین دلاتا ہوں کہ افسرانِ متعلقہ کے خلاف مزید کارروائی کی جائے گی۔

عبدالصمد خان اچکزئی :- قائدِ ایوان نے جو کچھ فرمایا، مجھے اس سے یہ خدشہ ہو رہا ہے کہ وہ اپنے ملازمین کو اور ان کی اس پالیسی کو defend کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ پریس کو گورڈ کیا جائے۔ میں صاف کہہ رہا ہوں کہ ہدایات ٹیلیفون پہ ملی تھیں اور وہ documentry proof چاہتے ہیں۔ تو اس کے معنی یہ ہوئے کہ نہ تو میری بات کی، نہ پریس والوں کی اور نہ ہماری اطلاعات کی کوئی وقعت ہے۔ ہم سے ایک تھرڈ کلاس مجرم کی طرح documentry proof مانگا جا رہا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ہم حکومت کی نیت پر شک نہیں کرتے لیکن اُن کے عمال پر ضرور شک کریں گے کیونکہ اُن کے پاس ذرائع ہیں۔

قائدِ ایوان :- جناب والا! میں اور معزز ممبر صاحب ایک لمبی بحث میں پڑ گئے۔ اس کے بعد point of Privilege معزز ممبر صاحب نے پیش کیا اور جو جواب Treasury bench کی طرف سے دینا تھا، میں نے یہ کوشش کی ہے کہ جتنا مجھ سے ہو سکے وضاحت کے ساتھ اس ایوان کے سامنے جواب پیش کروں۔ لیکن اگر اس بحث کو اس حد تک اجازت دی گئی کہ ہم ایک دوسرے کے خلاف aspertion cast کرنی شروع کریں، تو مجھے ڈر ہے کہ اس کا سلسلہ privilege motion پر شاید خاتمہ نہ ہو۔ یہ مسئلہ بہت آگے بڑھ جائیگا۔ جہاں تک معزز محرک کی اس تحریک کا سوال ہے، میں اُن سے یہی کہونگا کہ میں یا Treasury benches حزبِ اختلاف کے معزز اراکین کو انتہائی قدر کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں، اور ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ ان کی تنقید سے ہماری اصلاح ہو گی۔ اور اُن کی ہر وہ تنقید نہ صرف ہماری رہبری کریگی، بلکہ اس ملک اور یہاں کے لوگوں کی بہبودی میں ایک اہم کردار ادا کریگی اور یہی جمہوریت کی جان ہے۔ لیکن اگر معزز ممبر صاحب مجھ سے یہ توقع رکھیں کہ حزبِ اختلاف کی طرف سے جو بھی کہا جائے اُس کو ہم ایک آسمانی صحیفہ سمجھ لیں، تو میں اس سے معذور ہوں۔ کیونکہ چند Traditions چند قواعد اور چند ضوابط ہمارے اور اُن کے درمیان ہیں۔ پہلے اسمبلیاں آئیں اور اُن کی روشنی میں کارکردگیاں ہوئیں، اور وہ ہماری رہنمائی کرینگی۔ اس لئے میں یہی درخواست کرونگا کہ چونکہ یہ بلوچستان کی پہلی اسمبلی ہے، ہم جو کچھ بھی کریں، ان پارلیمانی

روایات کو مدِ نظر رکھ کر اور اُن کے مطابق ایک دوسرے سے اور اس ایوان سے اپنی توقعات وابستہ کریں۔

سردار غوث بخش رئیسانی :- ممبر صاحب نے پریس کے متعلق جو کہا۔ میں اس چیز کی تصدیق کرتا ہوں۔ کل بھی مجھ سے کئی اخبار والے ملے۔ اُنہوں نے بھی یہی کہا، میں نے کہا کہ کسی غلط فہمی کی بنا پر ایسا ہو جاتا ہے۔ اب بھی اخبار والوں نے کہا کہ ہمیں ٹیلیفون پر کہا گیا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ جب قائدِ ایوان ہمیں تسلیاں دے رہے ہیں، کہ اُن کو اس چیز کے متعلق علم نہیں تو مجھے یقین ہے کہ وہ اس معاملے کی تحقیقات کریں گے۔ اور اگر کسی غلط فہمی کی بنا پر ایسا ہوا ہے، تو اسے ٹھیک کریں گے۔ کہ آن کے پریس کی آزادی نہ صرف اس ہاؤس کی سب سے بڑی، بلکہ سارے مُلک اور قوم کی privilege ہے۔ اگر اس پر ایسی پابندی کوئی بیوروکریٹ (Beaurocrat) آپ کی مرضی کے بغیر لگا دیں، تو یقین جانیں، اس کا نقصان ہم کو اور سارے مُلک کو ہوگا۔ تو اس لئے مجھے یقین ہے کہ آپ اس معاملے میں تحقیقات کریں گے۔

عبدالصمد خان اچکزئی :- جنابِ عالی! سب سے پہلے میں آپ کو یہ نوٹ کرانا چاہتا ہوں کہ قواعد کی رُو سے Point of order پر تقریریں نہیں ہو سکتیں، بلکہ Point of order کو بہت مختصر ہونا چاہئیے۔ اور Procedure کی کسی غلطی کو Point out کرنا چاہئیے۔ لیکن جیسا کہ قائدِ ایوان نے فرمایا ہماری نئی اسمبلی ہے ہم غلطیاں بھی کریں گے۔ اُس کے ساتھ ساتھ روایات بھی قائم کریں گے۔ اس کی کوئی بات نہیں ہے۔ مجھے ایک قصہ یاد آیا........

اسپیکر :- خانصاحب! اب آپ قصہ سنائیں گے یا اسے ختم کرنے کی کوشش کرینگے۔ ویسے گذارش یہی تھی کہ آپ جس Point of privilege پر بات کر رہے ہیں اس کی بنیاد یہی تھی کہ جس واقعہ کے لئے آپ نے adjournment motion دیا تھا اس پر بات ہوئی اور جس طریقے سے قائدِ ایوان نے آپ کو یقین دلایا کہ وہ تحقیقات کریں گے، تو اُسے دوبارہ تازہ کرنے والی کونسی بات ہے۔ آپ کے سامنے حزبِ اختلاف کے قائد نے دوبارہ اُسے Wind up کرنے کی کوشش کی ہے۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ اسے Rule out کیا جائے۔ اور اسے یہیں ختم کیا جائے اور آگے کارروائی شروع کی جائے۔

عبدالصمد خان اچکزئی :- میں شروع سے ہی عرض کر رہا ہوں۔ میں یہی کہنا چاہتا تھا کہ قائدِ ایوان نے اپنی دونوں تقریروں میں انکوائری کے متعلق وعدہ نہیں کیا۔ انہوں نے مجھ سے ثبوت مانگا تھا۔

اسپیکر :- ایسا نہیں۔

عبدالصمد خان اچکزئی :- اگر وہ انکوائری کرتے ہیں تو ٹھیک ہے۔

اسپیکر :- میں نے اب بھی کہہ دیا ہے کہ اس کی انکوائری کریں گے۔

عبدالصمد خان اچکزئی :- ٹھیک ہے ہمیں انکوائری چاہیئے۔

Leader of the House :- I have to say only one word.

جہاں تک خانصاحب کا تعلق ہے کہ میں نے انکوائری کا وعدہ نہیں کیا۔ میں نہ صرف یہ کہ اس بات میں انکوائری کا آپ کو یقین دلاتا ہوں، بلکہ ہر وہ جائز بات جو opposition کی طرف سے آئیگی۔ میں اُن کو یقین دلاتا ہوں کہ اُن کو مطمئن کرنے کی پوری کوشش کی جائے گی۔

اسپیکر :- Now the matter ends.

میاں سیف اللہ خان پراچہ :- Point of order Sir.

اسمبلی نے اپنی کارروائی شروع کی ہے اور اس کے قواعد و ضوابط گورنر نے بنائے ہیں۔ میں یہ تجویز کرتا ہوں کہ ایوان ایک Rules Committee بنائے تاکہ اس معزز ایوان کے ممبر بیٹھ کر ایک مسودہ بنائیں اور اسے ایوان میں پیش کریں۔ تاکہ ایوان خود اپنے قواعد و ضوابط بنائے۔

اسپیکر :- یہ Point of order نہیں ہے۔

میاں سیف اللہ خان پراچہ :- اسے Point of Procedure سمجھیں۔ اس کی ضرورت ہے۔

اسپیکر :- اچھا اس پر غور کیا جائیگا۔ آپ اس کے لیے باقاعدہ تجویز پیش کریں (سیکریٹری صاحب سے مخاطب ہو کر)

پیچھے کہاں رہیں؟

سیکریٹری :- ڈپٹی اسپیکر کے لئے صرف ایک کاغذ نامزدگی داخل کی گئی ہے۔ مولوی صالح محمد صاحب نے مولوی شمس الدین صاحب کو نامزد کیا ہے۔

اسپیکر :- چونکہ مولوی شمس الدین صاحب کے مقابلے میں کسی اور کو نامزد نہیں کیا گیا اس لئے مولوی شمس الدین صاحب کو ڈپٹی اسپیکر منتخب کیا جاتا ہے۔

(تالیاں)

اسپیکر :- مولوی شمس الدین صاحب آکر حلف اٹھائیں۔

(مولوی شمس الدین صاحب نے اردو میں حلف اٹھایا)

Mir Jam Ghulam Qadir :- Will the Leader of the House address first?

میاں سیف اللہ خان پراچہ :- جناب Rules Committee کے متعلق میری درخواست کا کیا ہوا۔

اسپیکر :- میں نے آپ سے کہا تھا کہ آپ باقاعدہ تجویز پیش کریں۔ اس کے لئے نوٹس کی ضرورت ہوگی۔

میر گل خان نصیر :- جناب اسپیکر صاحب (جناب مولانا شمس الدین صاحب عالیجاہ! آج کے اس مبارک موقع پر میں اپنے اور اپنے ساتھیوں کی طرف سے آپ کو اس ایوان کا ڈپٹی اسپیکر منتخب ہونے پر تہ دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ عالیجاہ! اس مقدس ایوان کے لئے آپ کی ذات محتاج تعارف نہیں۔ آپ کا تعلق علمائے اسلام کے اس طبقے اور گروہ سے ہے۔ جنہوں نے مادر وطن کی آزادی کے لئے انگریزوں کے دور غلامی کے دوران اور اب تک عظیم قربانیاں دیتے چلے آرہے ہیں۔

عالیجاہ! مادر وطن کے نوجوانوں نے اور اس کے عظیم فرزندوں نے ایک مسلسل و طویل جدوجہد اور قربانیوں کے بعد آج کی تاریخ میں پہلی بار ہمیں جمہوری حقوق دلائے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ

آپ خدمتِ خلق - اسلام کی سربلندی اور جمہوری قدروں کے تحفظ کے لئے ان عظیم روایات کو برقرار رکھیں گے، جو آپ کی - اس حلقے کے ان عظیم نوجوانوں اور فرزندوں کی روایات چلی آرہی ہیں

عالیجاہ! ایک دفعہ پھر میں آپ کو اپنے اور اپنے ساتھیوں کی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور مکمل تعاون کا یقین دلاتا ہوں -

میر جام غلام قادر :- جناب صدر! آج کا دن ایک لحاظ سے بلوچستان کے عوام کے لئے اور اس خطہ ارض کے لئے بڑا ہی مبارک دن ہے۔ اور اس پر جس قدر بھی مسرت اور خوشی کا اظہار کیا جائے اتنا ہی کم ہے آج تین تاریخ ہے، جو تین حروف سے لکھی جاتی ہے اور یہ اتفاق کی بات ہے کہ مولانا شمس الدین صاحب جمعیت علماء سے تعلق رکھتے ہیں - اور جمعیت، نیپ اور مسلم لیگ پارٹی کا جو سہ فریقی معاہدہ ہوا تھا، وہ آج اسمبلی میں پورا ہوا ہے - مولانا شمس الدین صاحب یہاں ہمارے ساتھی بھی رہے ہیں - ایک دفعہ ایسا وقت بھی آیا تھا کہ ہم نے ایک دوسرے کے ساتھ معاہدہ بھی کیا - میں انکو اپنی طرف سے اور اپوزیشن کی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں - اور مجھے انتہائی افسوس ہے کہ کل مجھے وقت نہیں مل سکا جس کی وجہ سے میں آپ کو اپنی طرف سے مبارکباد پیش نہیں کر سکا - کیونکہ زبانی جو رسمی مبارکباد ہوتی ہے، میں اس کو زیادہ اہمیت نہیں دیتا - لیکن آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہمارے دل میں آپکا احترام ہے اور ہم آپ کو بڑی عقیدت اور بڑے احترام سے دیکھتے ہیں - لہذا میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں -

جناب والا! اس معزز ایوان، جس کو جناب نے کل اپنی تقریر میں ایک معزز اور بلند ایوان کہا تھا، تو یہ ایوان اسی صورت میں جمہوریت کی بقا اور اس کا تحفظ کر سکتا ہے، جب یہ تمام اثرات سے آزاد ہو - کیونکہ ہم نے دیکھا ہے کہ اس ملک کی جمہوریت کو جس طرح سے ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا یہ تمام تجربات ہمارے سامنے ہیں - آپ نے دیکھا ہوگا کہ چند لمحوں میں وزارتیں بنیں اور ٹوٹیں - اکثریتی جماعتیں اقلیت میں اور اقلیتی اکثریت میں تبدیل ہو گئیں - اور یہ کھیل بدقسمتی سے اس ملک کا روزمرہ کا کام بن چکا تھا - تو لہذا صدر محترم جب تک آپ اس بلند اور عظیم ایوان اور اس کے وقار کو بلند نہیں رکھیں گے اور اسے تمام Interference سے آزاد نہیں کرتے، تو میں نہیں سمجھ سکتا کہ کبھی اس ملک میں وہ جمہوریت، جس کا تصور ہمارے ذہن اور عوام کے ذہن میں ہے، اس ملک میں فروغ پا سکے - تو جناب والا! اس چیز کی میں آپ سے وضاحت طلب کرونگا - کیونکہ چند ایسی چیزیں ہیں، جیسا کہ نظریہ پاکستان - حالانکہ مجھے آج تک سمجھ میں نہیں آیا کہ نظریہ پاکستان اس وقت ہمارے ذہن میں کیا ہے - یا پہلے کیا تھا - کیونکہ میں نے

یہ دیکھا ہے کہ کل جن ممبران نے حلف وفاداری اٹھایا' ان میں وہ لوگ شامل ہیں' جو پاکستان کے خیرخواہ اور بڑے اچھے لوگ ہیں۔ گورنر اور معزز قائد ایوان یہ سب اسی نظریۂ پاکستان کے تحت میرے خیال میں جیلوں میں گئے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ نظریۂ پاکستان کی وضاحت ضروری ہے۔ اور صدر محترم و مولانا چونکہ علمائے دین میں سے ہیں' وہ واضح کریں کہ نظریۂ پاکستان نظریۂ اسلام ہے۔

__Leader of the House__ :- I rise on a point of order. My point of order is that we are at the moment not in a general discussion. There is a specific subject on which we have to speak and that is falicitation to the Deputy Speaker. The Hon'ble member, I believe is not relevent. If it is permitted, I am afraid we will have to be given a right of reply if directly or in-directly, aspersions are thrown on this side so if that happens then there will be no end to it. In that case I would request to the Chair to diret the Hon'ble member to be relevent Sir.

__میر جام غلام قادر__ :- میں سمجھتا ہوں کہ میں نے کوئی ایسی بات نہیں کی اور نہ کوئی ایسا الزام لگایا۔

اسپیکر :- جام صاحب! آپ برائے مہربانی relevent رہیں۔

میر جام غلام قادر:- میں جناب والا آپ سے اس چیز کی وضاحت چاہتا ہوں کیونکہ آپ اسپیکر ہیں -

اسپیکر:- میں اس کی وضاحت نہیں کرونگا - ایوان سے باہر آپ کو نظریہ پاکستان سمجھایا جائیگا -

میاں سیف اللہ خان پراچہ:- عرض یہ ہے کہ دو دن کے سیشن میں آپ سختی نہ کریں -

اسپیکر:- relevancy کم از کم ہونی چاہیئے -

میاں سیف اللہ خان پراچہ:- ایوان کے دو دنوں کو کم از کم صحیح استعمال کرنا چاہیئے -

قائد ایوان:- میں یہ عرض کرونگا اگر میر صاحبان کو اس سلسلے میں کچھ بولنا ہے تو میں سارا دن ان کی disposal پر ہوں - جتنا چاہیں وہ آکر بولیں - لیکن صرف یہ عرض کرونگا کہ معزز ایوان کا وقت بلاوجہ ضائع نہ کریں -

میر جام غلام قادر:- میرا مقصد ہرگز یہ نہیں تھا اور نہ الزام دھرنے کا تھا - میرا مقصد صرف یہی تھا کہ جو ایوان کا ڈپٹی اسپیکر بنا ہوا ہے - میں ان کی توجہ اس امر پر دلانا چاہتا ہوں کہ ایک مقدس امانت ان کے سپرد ہوئی ہے اور جمہوری روایات کو قائم رکھنے کیلئے ملک کے ایوان کیلئے ضروری ہے کہ وہ باہر کے اثرات سے محفوظ ہوں - تو جناب والا ! جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا کہ بلوچستان کی خوشحالی اور اس کے آئیندہ مستقبل سے مایوس نہیں ہوں اور ہم یہ توقع رکھتے ہیں - اور موجودہ حکومت پر ہمیں پورا یقین ہے کہ ان کی پوری زندگی ایک سیاسی جدوجہد اور عوام کی خدمت اور بہبود کے لئے گذری ہے - ہم ان سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ بلوچستان کی اس طریقہ سے صحیح خدمت کریں کہ بلوچستان واقعی پاکستان کے دوسرے صوبوں کی سطح پر آجائے - صدر محترم بہت سی ایسی چیزیں جو میں اس وقت کہہ سکتا ہوں - مثلاً چند ایسی اہم اور بنیادی چیزوں کی طرف حکومت کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں جن میں ہمارے سردار بھی ہیں -

اسپیکر :- جام صاحب میں آپ سے گذارش کرونگا کہ آپ relevant رہیں۔

میر جام غلام قادر :- اچھا میں بیٹھ جاتا ہوں۔

مولوی صالح محمد :- جام صاحب نے جو بولا ہے ....

اسپیکر :- مولوی صاحب میری گذارش یہ ہے کہ مولوی شمس الدین صاحب کو مبارک بادی دینے کے متعلق کوئی بات ہو جائے۔

مولوی صالح محمد :- جام صاحب نے پوچھا تھا کہ پاکستان کا نظریہ ابھی کیا ہے اور پہلے کیا تھا - آپ اسی کی وضاحت کریں - میں ان سے صرف یہ بات پوچھونگا کہ جب پاکستان مسلم لیگ نے بنایا تھا' جام صاحب مسلم لیگ میں تھے - اس وقت مسلم لیگ کا پاکستان کا نظریہ کچھ اور تھا۔

اسپیکر :- مولوی صاحب تشریف رکھئے - اور جام صاحب آپ بھی بیٹھئے۔

سردار غوث بخش رئیسانی :- Point of information Sir میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ مولوی صاحب نظریۂ پاکستان کے خلاف بول رہے ہیں یا جام صاحب کے خلاف۔

Mir Jam Ghulam Qadir :- Personal explanation, Sir.

اسپیکر :- فرمائیے۔

میر جام غلام قادر :- Personal explaination یہ ہے کہ ہمارے معزز وزیر صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ پاکستان مسلم لیگ نے بنایا تھا - اور مسلم لیگ کا نظریہ کچھ اور تھا - حالانکہ معزز اراکین یہ سمجھتے ہوئے بھی دوسرے

پہلو میں چلے گئے۔ میں نے انہیں کے مفاد میں کچھ کہا تھا۔ میں دراصل مولوی صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کے نظریہ میں نظریۂ پاکستان کیا ہے؟

اسپیکر :- جام صاحب! آپ اس طرف ایڈریس کریں۔ آپ تو ماشاءاللہ بہت تجربہ کار *Parliamentarian* رہے ہیں۔ آپ تشریف رکھیے۔

میاں سیف اللہ خان پراچہ :- جناب اسپیکر صاحب بہت تقریریں ہو گئیں۔ میں مختصراً اپنی طرف سے اور سب ساتھیوں کی طرف سے مولوی صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنے فرائض صحیح طریقے سے سرانجام دیں گے۔

میر شاہ نواز خان شالیانی :- ہمارے ساتھیوں کی طرف سے مبارکباد پیش ہوئی ہے مگر میں انفرادی طور پر جناب مولانا شمس الدین صاحب کو اس اعلیٰ منصب پر فائز ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

اسپیکر :- مولوی شمس الدین صاحب۔

مولوی محمد شمس الدین :- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ وَ لَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ ○

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ جو نعمت میں کسی انسان کو عطا کر دیتا ہوں۔ اگر اسے صحیح استعمال کیا گیا ہے۔ شکریے کا مقصد اور مطلب یہی ہے کہ صحیح استعمال ہو۔ اس کا احساس ہو۔ لَاَزِیْدَنَّكُمْ تو میں اسے قوت دیتا ہوں اس میں کامیابی کی۔ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اور اگر کفرانِ نعمت وہ کریگا اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ ○ تو میری گرفت بہت سخت ہے۔

میں نے ابھی ابھی آپ کے سامنے ڈپٹی اسپیکر کے عہدے کا حلف اٹھایا ہے۔ اسے میں ضرور محسوس کروں گا کہ ابتداً آپ لوگوں کے گوش گذار ہو چکا ہے۔ کہ میں نے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

پڑھا ہے۔ اگرچہ ہمارے حلف میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے الفاظ نہیں تھے مگر میری توجہ اس حدیث کی طرف مبذول ہوئی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ مَنْ اِنْتَم یَبْدَءُ بِسْمِ اللّٰہِ فَھُوَ اَقْطَعُ وَاَجْذَمُ ترجمہ: جس نے کوئی بھی کام بسم اللہ سے شروع نہ کیا تو وہ کان کٹا اور ناک کٹا ہوگا یعنی اس کی تکمیل نہیں ہو سکے گی۔

میر حاجی غلام قادر:۔ آیا پورے ہاؤس کا، یعنی ایوان کے ممبران کی توجہ ہے یا......

مولوی محمد شمس الدین:۔ جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے، میں نے اس چیز کو محسوس کیا ہے۔ اور اب اس سارے ایوان کو کہونگا کہ وہ بھی آئیندہ ایسے ہی احساسات رکھیں۔ میں نے بحیثیت ایک حکم کے نہیں، بلکہ عملاً ایک کام کر کے دکھایا ہے۔ اب جس مسلمان کو شوق ہو، وہ یہ ادا کرے۔ تو فبہا ورنہ کوئی فرض نہیں۔ بہر حال میں یہ یقین رکھتا ہوں کہ جو بسم اللہ میں نے پڑھی ہے اور حلف وفاداری اٹھایا ہے، اس پر پورا پورا اترونگا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ مجھے توفیق دے اور ملک کی سرپرستی فرمائے۔ حزب اختلاف اور حزب اقتدار نے مجھے بلا مقابلہ منتخب کیا ہے۔ میں ان کا مشکور ہوں۔ اور بالخصوص میں حزب اختلاف سے یہ کہونگا، جب اس کی تحریک چلی تھی، تو میری نیت دیکھ لی۔ اور جہاں تک جماعتی فیصلہ ہوا ہے حزب اقتدار کے ساتھ ان کا معاہدہ ہو چکا ہے۔ اب یہ فرق قطعاً میں محسوس نہیں کرونگا کہ میں حزب اختلاف کی جانب سے منتخب ہوا ہوں یا حزب اقتدار کی طرف سے۔ میرا رویہ جیسا کہ اسپیکر صاحب نے فرمایا منصفانہ اور ایک جیسا ہوگا۔ یک طرفہ نہیں ہوگا۔ اور نہ یہ میں سمجھونگا کہ یہ حزب اختلاف ہے یا حزب اقتدار۔ اور میرا تعلق کس سے ہے۔ میں جناب اسپیکر صاحب کے نقش قدم پر چلتے ہوئے یہ فرائض سر انجام دونگا اور یہ دعا کرونگا کہ اللہ تبارک تعالیٰ ہمارے اسپیکر صاحب کو ہمیشہ کے لئے اس کرسی پر فائز رکھے اور انکی عدم موجودگی میں انشاء اللہ یہ فرائض میں سر انجام دونگا۔

اسپیکر:۔ معزز ممبران! جن ممبروں نے رجسٹر پر دستخط نہیں کئے ہیں، مہربانی کر کے جانے سے پہلے رجسٹر پر دستخط کر کے جائیں۔ اب چونکہ اسمبلی کے لئے کوئی اور کام باقی نہیں رہا۔ اس لئے میں غیر معینہ مدت کیلئے اسمبلی کے اجلاس کو ملتوی کرتا ہوں۔

(گیارہ بجکر دس منٹ پر اسمبلی کا اجلاس غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی ہوگیا)
۱۰-۱۱